Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل یبشر من یشاء عبادنا بشرٰی مقام محمود

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت ۴۵ پیسے

جلد ۳۵ | ۲۶ جمادی الثانی ۱۴۰۱ھ ۲ ہجرت ۱۳۶۰ ہش ۲ مئی ۱۹۸۱ء | نمبر ۹۸

حضور ایدہ اللہ کے دستِ مبارک سے

دفتر پرائیویٹ سکرٹری کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب

اس نئی دو منزلہ عمارت کی تعمیر ایک سال میں مکمل ہوگی انشاء اللہ

ربوہ ۲۵ شہادت / اپریل سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ مبارک سے آج یہاں بعد نماز عصر پُرسوز عاجزانہ اجتماعی دعا کروائی [illegible] پرائیویٹ سیکرٹری کی نئی دو منزلہ عمارت کا سنگِ بنیاد رکھا۔ یہ نئی عمارت پرانی عمارت کی جگہ تعمیر کی جا رہی ہے۔ یہ عمارت ایک سال کے اندر مکمل ہو جائے گی انشاء اللہ۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ شام ۶ بجے مقام تعمیر پر تشریف لائے حضور نے مقام تعمیر کا معائنہ فرمایا اور عمارت کے آرکیٹیکٹ مکرم عبدالرشید صاحب سے گفتگو فرمائی۔ ناظم جائداد مکرم سید قربان حسین شاہ صاحب نے بھی بعض نکات کی وضاحت کی۔

بعد ازاں حضور شامیانہ کے نیچے تشریف لائے۔ اور جملہ احباب کے ہمراہ اجتماعی دعا کروائی۔ چھ بجکر گیارہ منٹ پر حضور جملہ حاضرین کے ہمراہ مجوزہ عمارت کی بنیاد کے پاس تشریف لے گئے۔ اور بنیاد میں اتر کر ایک اینٹ اپنے دستِ مبارک میں پکڑ کر دوبارہ دعا کروائی اس موقعہ پر بھی جملہ حاضرین حضور کے ساتھ دعا میں شریک ہوئے۔ دعا کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یکے بعد دیگرے چار اینٹیں نصب فرمائیں۔ اس کے بعد حضور کی ہدایت پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے ایک اینٹ رکھی۔ بعد ازاں تحریک جدید کے صدر [illegible] وکیل التبشیر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے ایک اینٹ رکھی۔ بعد ازاں ایڈیشنل ناظر اعلیٰ صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے اینٹ رکھی۔

اس کے بعد حضور نے صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان کو اینٹیں رکھنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ مندرجہ ذیل ناظر صاحبان نے جو اس موقعہ پر موجود تھے اس ترتیب کے ساتھ اینٹیں رکھیں۔

ناظر بیت المال (خرچ) محترم صوفی غلام محمد صاحب۔ ناظر امور عامہ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ۔ ناظر تعلیم محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب، ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن محترم فضل الٰہی صاحب انوری۔ ناظر ضیافت محترم چوہدری حمید اللہ صاحب

بعد ازاں حضور نے فرمایا کہ ناظر صاحبان کے بعد تحریک جدید کے وکلاء صاحبان اینٹیں رکھیں۔ چنانچہ مندرجہ ذیل وکلاء صاحبان نے سنگِ بنیاد میں اینٹیں رکھیں۔ وکیل المال (اول) محترم چوہدری شبیر احمد صاحب۔ وکیل التعلیم محترم [illegible] صاحب۔ وکیل المال [illegible] مکرم چوہدری [illegible] صاحب وکلاء کے بعد حضور نے ہدایت فرمائی کہ اب نائب ناظر صاحبان اینٹیں رکھیں۔ چنانچہ مندرجہ ذیل احباب نے [illegible] اینٹیں رکھیں

نائب ناظر اصلاح وارشاد محترم [illegible] مرزا [illegible] صاحب۔ مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ مکرم چوہدری اصلاح الدین صاحب، نائب ناظر بیت المال آمد مکرم چوہدری فضل احمد صاحب۔ نائب ناظر اصلاح وارشاد (مقامی) محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب۔ نائب ناظر ضیافت چوہدری بشیر احمد صاحب۔ ناظم دار القضاء محترم مولانا [illegible]

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۲۹ شہادت / اپریل سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز [illegible] میں قیام فرما ہیں۔

احباب کرام التزام اور توجہ سے حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی [illegible] لئے دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و تندرستی سے [illegible] اور ہر گام پر اپنی نصرت ہمراہ رکھے آمین

۔۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت [illegible] احباب کرام التزام سے حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا العالی کی صحت [illegible] دعا کرتے رہیں۔

۔۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الجمیل بیگم صاحبہ بنت حضرت المصلح الموعود [illegible] میری نند بیگم چوہدری عبداللہ خان صاحب مرحوم کا گلبرگ ہاسپٹل [illegible] ہو گئے ہے۔ [illegible] سے دعا کی درخواست [illegible] کا امریکہ میں امتحان [illegible]

نذیر احمد صاحب [illegible] اللہ تعالیٰ کے ارشاد [illegible] عبدالرشید صاحب [illegible] انیٹ رکھی بعد ازاں [illegible] مکرم مبارک احمد صاحب [illegible] تحریک جدید [illegible] احمدیہ مرحوم قریشی [illegible] مجلس کارپرداز [illegible] صاحب نے اینٹیں رکھیں [illegible] مفتی سلسلہ اور [illegible] مولانا [illegible] لیار چنانچہ محترم [illegible] ناظر اوراق [illegible] نے اینٹ رکھی۔ آخر میں حضور [illegible]

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا دورہ اور دعا کی درخواست

احباب کرام کی اطلاع کے لئے گزارش ہے کہ محترم مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر [illegible] دورے پر لے گئے ہیں۔ آپ کے ہمراہ آپ کی بیگم صاحبہ بھی ہیں۔ احباب [illegible] ہے کہ اللہ تعالیٰ دورے کے دوران حضرت میاں صاحب کو صحت [illegible] رکھے اور ہر طرح اور ہر مقام پر آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ اللہ تعالیٰ دورے کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور اپنی رحمت اور فضل کے بہتر نتائج مرتب فرمائے۔ اور ان علاقوں میں اسلام کی [illegible] کی بہبود کے سامان مہیا فرمائے۔ امید ہے کہ حضرت میاں صاحب [illegible] مفید ہوگا۔ احباب سے مکرر درخواست ہے کہ دورے کی [illegible] جاری رکھیں۔

(مقام وکیل التبشیر)

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۶ جمادی الثانی ۱۴۰۱ھ

۲ ہجرت ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی کسانوں کا قرآنی معیار

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۸۱ء کے موقع پر نمائش کی رپورٹ سننے کے بعد فرمایا:۔

"زراعت کے میدان میں دنیا نے جو ترقی کی ہے اس کے بارے میں احمدی زمینداروں کو بتائیں کہ وہ محنت کریں اور اس اس طرح سے کریں ..... زراعت کے اعلیٰ اصول معلوم کریں۔ احمدی زمینداروں کو بتائیں۔ حضور نے فرمایا کہ احمدیت نے ساری دنیا میں ہر وہ چیز حاصل کرنی ہے جو جائز ہے۔ جو علم میں شامل ہے اور جس سے ترقیات کے دروازے کھلتے ہیں۔"

(الفضل ۱۹ اپریل ۱۹۸۱ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا منشاء مبارک یہ ہے کہ جس طرح سے دنیا کے اور میدانوں میں احمدی احباب ترقی اور رفعتوں کی منازل کی طرف رواں دواں ہیں اور علم و سائنس کے بعض میدانوں میں اب جس طرح احمدیوں کا نام عزت و احترام سے لیا جاتا ہے اسی طرح سے احمدی زمینداروں کو بھی دنیا کی جدید ضروریات کا احساس کر کے اپنے فن میں کمال حاصل کرنا چاہیئے اور جس جس جگہ پر بھی کوئی احمدی زمیندار موجود ہو اس کی کارکردگی دیگر زمینداروں سے بہتر اور نمایاں طور پر ممتاز ہونی چاہیئے کیونکہ احمدی زمیندار خدا تعالیٰ کا شکر گذار ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کے شکر گذار کبھی بھی کسی میدان میں ناشکر گذاروں سے پیچھے نہیں رہتے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں احمدی زمینداروں کو چاہیئے کہ وہ اپنی پیداوار میں اضافہ کرنے کے جدید طریقے اپنائیں۔ ان طریقوں کا علم حاصل کریں اور جس جس جگہ سے یہ علم حاصل ہو سکتا ہے وہاں سے رابطہ پیدا کریں اور اپنے علم کو بروئے کار لا کر اسے عملی میدان میں بروئے کار لائیں اور اس سے فائدہ اٹھا کر دوسروں کو بھی اس سے فائدہ اٹھانے کی ترغیب دیں۔

زراعت کے میدان میں ایک قرآنی اصول ایسا ہے جس سے بالواسطہ طور پر یہ مطلب نکلتا ہے کہ دنیا میں اگر اناج ضرورت کے مطابق پیدا نہیں ہوتا تو اس کے ذمہ دار زمیندار ہیں۔ قرآن کریم کی آیت ملاحظہ ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِن فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِّلسَّائِلِينَ ۝

(حٰمٓ السجدۃ: ۱۱)

ترجمہ:۔ اور اس نے زمین میں اس کے اوپر پہاڑ بنائے ہیں اور اس میں بڑی برکت رکھی ہے اور اس میں رہنے والوں کے کھانے پینے کے لئے ہر چیز کو اندازہ کے مطابق بنا دیا ہے۔ یہ سب کچھ چار دور میں کیا ہے۔ یہ بات سب پوچھنے والوں کے لئے برابر ہے۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود اس آیت کی تفسیر فرماتے ہیں۔ تفسیر صغیر میں لکھا ہے کہ:۔

"اس آیت سے یہ اشارہ نکلتا ہے کہ ایک زمانہ میں زمین کو پوری غذا پیدا کرنے کے قابل نہیں سمجھا جائے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ اس کا رد کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ ہم نے زمین میں ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں جن کی وجہ سے وہ حسب ضرورت غذا دے گی۔ خواہ زمین سے نکال کر یا نئی غذا کے ایجاد ہونے سے، یا آسمانی شعاعوں کی مدد سے۔"

اس آیت کے آخری حصہ "یہ بات سب پوچھنے والوں کے لئے برابر ہے" کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضرت المصلح الموعود نے فرمایا:۔

"مطلب یہ ہے کہ کوئی آدمی بھی سوال کرے تو ہمارا جواب یہی ہے"۔ چنانچہ غذا کا مسئلہ دنیا میں کوئی دو سو سال سے مختلف ممالک میں زیر بحث چلا آ رہا ہے۔ سب کو اوپر کا جواب پڑھنا چاہیئے کہ یہ خدا تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔ ایک دفعہ مسٹر کپور جو پنجاب یونیورسٹی کے پروفیسر غذا تھے مجھ سے ملنے کے لئے قادیان آئے اور میں نے قرآنی آیت سے ان کو غذا کا معاملہ سمجھایا۔ تو بہت حیران ہوئے اور خواہش کی کہ یہ آیت مجھے لکھ دی جائیں۔ چنانچہ میں نے ان کو لکھوا دیں۔"

اس آیت قرآنی میں ایک بات اصولی طور پر بیان فرما دی ہے کہ غذا کی پیدائش ہوئی زمین پر یہ اعتراض غلط ہے کہ یہ جن انسانوں کے لئے بنائی گئی ہے ان کو پوری غذا نہیں دے سکتی۔ بلکہ یہ بات اصولی طور پر طے ہے کہ یہ زمین انسانوں کو پوری غذا دینے کی اہل ہے اس میں یہی بات رہ جاتی ہے کہ ——— بشرطیکہ اس زمین سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے اور صحیح مقدار میں پیداوار حاصل کی جائے۔

زراعت کے میدان میں بنیادی اہمیت زیادہ پیداوار حاصل کرنے کو حاصل ہے اس کے ساتھ ساتھ پیداوار کا معیار بڑھانے پر بھی توجہ دی جاتی ہے۔ اس کی بھی اپنی اہمیت ہے۔

زیادہ پیداوار کے سلسلے میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ جب ایک کسان بیج کا ایک ٹکڑا اپنی طرف سے زمین میں پھینک کر مٹی میں ملا دیتا ہے تو اس ایک بیج سے کتنے دانے کسان حاصل کر سکتا ہے۔ مثلاً گندم کا ایک دانا بویا جائے تو مختلف پیداوار کے معیاروں کے حساب سے دس پندرہ سے لے کر تیس چالیس دانے تک ایک سٹے سے مل جاتے ہیں۔ پھر بعض اوقات ایک ایک دانے سے ایک سے زائد سٹے بھی مل جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے ایک اعلیٰ ترین مثال بیان فرمائی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے ہاتھوں یہ بھی ممکن ہے اور بلکہ یہ گمان کیا جا سکتا ہے کہ آنے والے کسی وقت میں یہ مقدر ہے کہ ایک دانے سے سات سو دانے حاصل ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے کسانوں کے سامنے پیداوار کے اعلیٰ ترین معیار کا یہ ٹارگٹ رکھ دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۗ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝

(البقرہ: ۲۶۲)

ترجمہ:۔ جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے اس فعل کی حالت اس دانہ کی حالت کے مشابہ ہے جو سات بالیں اگائے (اور) ہر بالی میں سو دانہ ہو۔ اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے (اس سے بھی) بڑھا (چڑھا کر) دیتا ہے اور اللہ وسعت دینے (اور) بہت جاننے والا ہے۔

اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مثال کے طور پر ایک بات یہ بیان کی ہے کہ ایک دانہ ایسا بھی ہے جو سات سو دانے دیتا ہے۔ اس طرح سے کسانوں کو گویا ایک قرآنی ٹارگٹ عطا کیا ہے کہ گندم کے ایک دانہ سے سات سو دانے تک حاصل ہو سکتے ہیں۔ اعلیٰ اور بہترین پیداوار کا یہ معیار قرآن کریم نے بتایا ہے۔

احمدی کسانوں اور زمینداروں کو چاہیئے کہ وہ اس قرآنی ٹارگٹ کو حاصل کرنے کی کوششیں کریں۔ اس کے لئے جدید ترین معلومات اور علم حاصل کریں کاشتکاری کے جدید ترین طریقے اپنائیں۔ بہترین بیج حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ کھاد کا صحیح صحیح استعمال کریں۔ پانی کا بروقت استعمال کریں غرضیکہ جو ممکن طریق ہو اس کو استعمال کر کے بہتر سے بہتر پیداوار حاصل کریں اور زراعت کے میدان میں بھی احمدی کاشتکاروں کا ایک نمایاں اور منفرد مقام ہو۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو یہ توفیق عطا کرے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تکوینی پیشگوئیوں سے ہستی باری تعالیٰ کا قطعی ثبوت

از مکرم ماسٹر امیر عالم صاحب مبلغ لائنز ایریا نور روڈ

تکوین کائنات کے بارے میں دہریہ علماء کا نظریہ ہے کہ دنیا و مافیہا کی تکوین اور اس کا نظام اتفاقی امر ہیں جو کسی مفروضہ خالق کی تخلیق کے قطعاً رہین منت نہیں بلکہ ان کی پشت پر کوئی غیبی طاقت ہے جس کے بل پر کارخانہ قدرت خود بخود چل رہا ہے۔ وہ غیبی طاقت دنیا و مافیہا سے غیر نہیں بلکہ وہ باہمی طور پر جزو لاینفک ہیں ساری دنیا اسی طرح ظہور میں آئی۔ نظریہ خودی اس قسم کے ظن و تخمین کا نتیجہ ہے جو ملحدانہ وجودی معنی کو عقل خامی سے سوچا اور دنیا نے اسے اپنایا۔ اس نظریہ عقلی بختگی کے معاملے [illegible] ثبوت یہ ہے کہ عناصر [illegible] تخلیق سے مسخر چلے آرہے ہیں۔ [illegible] اپنی ڈیوٹی کی بجا آوری میں [illegible] حلقہ بگوش ہے۔ مسخر عنصر کی تعریف ہی یہ ہے کہ وہ مخلوق ہو اور مجبور ہو۔ عناصر عالم کے کردار سے یہ امر بالکل واضح ہے کہ وہ تکوینی کردار میں آزاد نہیں اور ان میں طبعاً کسی کمی بیشی کی استطاعت اور طاقت ہے۔ عناصر عالم کی غیبیت اور [illegible] پر دلالت کرتے ہیں کہ ان کی مبادی موجودیت کسی غیر طاقت بالا کی تخلیق سے ہوئی جو قادر، علیم و حکیم اور خبیر و بصیر ہے ظاہر و باطن پر اسی کی حکومت چل رہی ہے ورنہ آزاد ہو کر کوئی شے حلقہ بگوش نہیں ہو سکتی۔

دنیوی دانشوروں کو عقلی اعتقادوں کی عملی قوتوں کی تفہیم میں سخت غلطی لگی ہے۔ اصل وجہ یہ ہے کہ عقلی استعدادوں کی پرواز محدود حد بندی کے حلقہ میں مقید ہے وہ اس سے آگے نہیں بڑھ سکتی اور اسی بناء پر وہ اسرار قدرت کی تفہیم اور دریافت پر قادر نہیں ہو سکی اور عدم علم سے ظلمات کے پردوں میں بری طرح پھنسی ہوئی ہے۔ عدم علم، عدم شے کا متحمل نہیں ہو سکتا اور دوبارہ کسی عالم الغیب ہستی کے امکانی وجود کو تسلیم کرنے کا دروازہ کھولتا ہے جس کا علم ساری دنیا پر حاوی ہے اور اپنی غیبی طاقتوں سے حاکمانہ طور پر نظام [illegible] چلا رہی ہو۔

کلام الٰہی ایسے علم کا دروازہ کھولتا ہے اور انسان کو شک و شبہ کی ظلمت سے نکال کر حقائق و معارف کے علم سے عقلی کشکول گدائی بھر دیتا ہے آئیے ذرا کلام الٰہی کے گنجینہ کرامات کا ملاحظہ کیجئے۔

ہم اس جگہ صرف ایک قرآنی دلیل کو پیش کرتے ہیں جو ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت پر شاہد مطلق کا حکم رکھتی ہے۔ جو ان دلائل کے علاوہ ہے جنہیں دہریہ علماء دنیا و مافیہا کے خود بخود مخلوق ہونے کا بہانہ بنا کر ہستی باری تعالیٰ کو تسلیم کرنے سے گریز کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اسرار قدرت کو زمانہ کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔

اوّل وہ اسرار جو تخلیق کائنات اور نظام قدرت سے متعلق ہیں جنہیں دہریہ حضرات دہریت اور الحاد [illegible] دلوں میں ماننے سے منکر ہیں مثلاً یہ کہ کائنات کا خالق و مالک اور رزاق و حاکم خدا ہے مگر مادی پردے میں وہ اسرار ابتداء سے مخفی چلے آرہے ہیں۔

دوم وہ اسرار جن کے نزول قرآن کے بعد آئندہ وقوع میں آنیوالے واقعات کو بصورت وحی پیشگوئی بیان فرمایا گیا ہے جنہیں دہریہ بنا بر ضد کی بجائے عقل انسانی طوعاً اور کرہاً ماننے پر مجبور رہے اور ان سے منکر ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ مثلاً قبل از وقت پیشگوئی کا اعلان پیشگوئی کے پورا ہو جانے پر خدائے علیم و خبیر کی ہستی تسلیم کرنے پر آیہ الٰہی کی شان رکھتا ہے جس کے انکار کی گنجائش عقلاً ممنوع ہے۔

مزید برآں پیشگوئی کے وقوع میں آجانے سے سابقہ غیبی اسرار قدرت مان لینا بھی آسان ہو جاتا ہے اور خدائے خالق کو بھی کیونکہ وہ ایک ہستی کے فرمودہ اسرار ہیں۔ چونکہ ہمارا مضمون تکوین کائنات کے بارے میں ہے اس لئے ہم ذیل میں تکوینی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے ذکر پر اکتفا کریں گے جو کلام الٰہی میں آئندہ پورا ہونے کے بارے میں ہوئیں۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے تقدیر الٰہی وقوع میں آنے سے دو حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ یعنی زمانہ اس کے دو دور کو دو حصوں میں تقسیم [illegible] ہے۔ ایک [illegible] پورا ہو چکا ہے۔ دوسرا وہ جو [illegible] پورا ہونے والا ہے۔

پہلے دور سے [illegible] نظر جو ماضی کے [illegible] میں عمومیت [illegible] اختیار کر لیتے [illegible] نیز اس دور [illegible] نظر و فکر میں [illegible] صورت اختیار [illegible] ہے۔ عقل انسانی [illegible] کن عالم سکوت [illegible] اس کے بارے میں [illegible] صحیح رائے قائم کرنے سے عاجز [illegible] ہے کس [illegible] میں وحی الٰہی کی [illegible] فرمودہ کسوف [illegible]

[illegible]

فی [illegible]

(آل عمران آیت ۷)

[illegible] ہے۔

[illegible] قرآنی [illegible] دو حصوں [illegible] تقسیم ہو گیا [illegible] پہلے [illegible] چھوڑ کر [illegible] وحی [illegible] ہستی باری تعالیٰ [illegible] میں چند [illegible] پیش کرتے [illegible] جو ہزار بارہ [illegible] کے بعد سائنسی [illegible] پایہ ثبوت [illegible] کر دنیائے علم [illegible] علم کا [illegible] اور [illegible] میں متعلقہ [illegible]

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ
مِّنْ مَّآءٍ فَمِنْهُمْ
مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ
وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ
عَلٰى رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ
مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى اَرْبَعٍ
يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ

(النور آیت ۴۶)

آیہ [illegible] میں پہلے پیٹ اور ٹانگوں کے بل چلنے والے کا جانداروں کا ذکر ہے۔ بعد میں فرمایا ہے کہ آئندہ زمانہ میں ان کے علاوہ غیر جاندار پیدا ہوں گے۔ جن کا پہلے کوئی نام و نشان نہ تھا مَا يَشَآءُ کا اشارہ ایسی ہی سواریوں کی طرف ہے چنانچہ سائنسی ایجادات [illegible] موٹر کار، سکوٹر، ہوائی اور بحری و خالی جہاز وغیرہ اس کا ثبوت ہیں۔

مسخر عناصر عالم

اس ضمن میں یہ [illegible] ہوگا کہ [illegible] الٰہی عناصر عالم کی [illegible] ہے علم الٰہی سے جبر پر [illegible] عناصر [illegible] ہونے کا قیاس [illegible] کے ذریعہ مسخر عناصر [illegible] ہیں مگر وہ بھی مسخر [illegible] الٰہی کے کارکن [illegible] ہوتی۔ مگر عناصر عالم [illegible] پیشگوئی کی صورت میں [illegible] سے علم الٰہی کا بیان [illegible] کا یقینی ثبوت ہے اب پیشگوئیوں کا [illegible] دیگرے سنئے

۱۔ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ
وَانْشَقَّ الْقَمَرُ

(القمر آیت ۲)

شق القمر کی بہت [illegible] ہونے کا چاند پر پہنچ جانے [illegible] حاصل ہوئی [illegible]

وَرَبِّ [illegible]

[illegible] کی [illegible]

[illegible] حرب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] دنیا [illegible]

[illegible] روم اور [illegible]

[illegible] گئے

[illegible] میں کمی ہوئی

[illegible]

[illegible]

پہلے آسمان [illegible] تعالیٰ [illegible] الٰہی [illegible] مادہ [illegible] سکتی ہے [illegible] میں [illegible] سائنسی تحقیق [illegible]

۵۔ وَالشَّمْسِ [illegible]
ضُحٰهَا وَالْقَمَرِ اِذَا
تَلٰهَا

(الشمس آیت ۲-۳)

چاند سورج [illegible] ہے اور [illegible] کی روشنی ذاتی [illegible]

۶۔ اَللّٰهُ الَّذِيْ
رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ
عَمَدٍ تَرَوْنَهَا

(الرعد آیت ۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سائنسی تحقیق سے ثابت ہے کہ انسانی اعمال کی شہادت انسانی بدنی اعضاء کے متاثرہ حصوں پر پیدا ہونے والی علامات سے ہو جاتی ہے قیامت کے دن زبان کی بجائے جسمانی علامات اعمال انسانی کا ثبوت پیش کریں گے سائنس اس بارہ میں جو تحقیق کر چکی ہے۔

ان بیشمار

عقل

نے پر جبور ... پیشگوئیاں نور

قدرت اور قدرت ہی کے قادر عالم الغیب، علیم و خبیر و بصیر اور اور اس کے لطیف ہونے پر دلالت کرتی ہے

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

انسان کثیف عناصر کا مرکب اور مجموعہ ہونے کے باعث خدائے لطیف کی ذات کے مشابہ سے طبعاً بکلی محروم ہے

بے جان پتھریلا پہاڑ یا جاندار انسان نور الٰہی کی قوت برداشت کے آگے بے بس ہے۔ طور سینا کی چوٹی نور الٰہی کی قدرت سے سرمہ کی طرح پس کر گر پڑی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

اس بنا پر

رَبِّ اَرِنِیْ کا جواب

لَنْ تَرٰنِیْ سے دیا گیا

کہ انسان اس پر قادر نہیں۔

لَنْ تَرٰنِیْ شانِ کبریائی

انسانی کمزوری کے مابین حدِ فاصل کو بیان کرنے والی علامت ہے۔

شانِ کبریائی کا تقاضا ہے کہ تقدیر الٰہی کی قدرتوں کا مطالعہ کر کے ہستی باری تعالیٰ پر

اٰمَنَّا وَ صَدَّقْنَا

کے پھول نچھاور کئے جائیں۔

ارشادات حضرت اقدس

.....

"تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا (اسلامی اصول کی فلاسفی)

پردہ کی برکات

(مکرم سید سلیم احمد شاہ صاحب ایم اے)

اللہ تعالیٰ نے مومنوں اور مومنات کو کوئی بھی ایسا حکم نہیں دیا جس میں ان کے لئے فوائد و برکات نہ ہوں۔ کچھ احکام تمام مومنوں اور مومنات کے لئے ہیں۔

... پردہ کا ہے

... لیکن عورت کی پردہ بے حد ضروری ہے اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب میں جو لذت ہے وہ اس کی سب سے افضل برکت ہے۔ غور کرنے سے پردہ کے فوائد میں سے یہ پانچ نمایاں فوائد ہمارے سامنے آتے ہیں ان کے علاوہ بھی بہت سے فوائد ہوں گے۔ جن کا اللہ تعالیٰ کو علم ہے

وقار۔ پردہ میں عورت کے لئے عزت و وقار (Respect & Dignity) ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو جو شان (Grace) دی ہے پردہ سے اس میں اضافہ ہوتا ہے۔ عورت بے حد قابل احترام ہستی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اس کے احترام، اس کی عزت اور وقار میں کبھی کمی نہ آئے اس لئے اس نے عورتوں کو پردہ کا حکم دیا۔ اب اگر کوئی عورت ناسمجھی سے اپنے مقام کو نہ پہچانے تو اس کا اپنا نقصان ہے۔ عزت و وقار انسان کی سب سے قیمتی دولت ہے عورت کو یہ دولت پردہ سے ملتی ہے۔

تحفظ۔ معاشرے میں سبھی لوگ شریف نہیں ہوتے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں بھی ایسے لوگ تھے جن کو شرافت کی قدر نہ تھی اب تو ہر معاشرے میں کثرت کے ساتھ شیطان کے پیروکار موجود ہیں اخبارات میں جرائم کی گھناؤنی خبریں اس بات کی گواہی دیتی ہیں۔ ایسے لوگ معاشرے میں کھلے پھرتے ہیں ایسے ہی برے لوگوں کی بری نظروں سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے پردہ کا حکم عورت کو دیا ہے ورنہ مومن بندے تو خود ہی عورتوں کے سامنے اپنی نظریں نیچی کر لیتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ برے لوگوں کے ماتھے پر نہیں لکھا ہوتا نہ ان کے سر پر سینگ ہوتے ہیں۔ اس لئے ہر ایک سے پردہ ضروری ہے سوائے محرم کے اور اجازت یافتہ رشتوں کے منہ بولے رشتے اس سلسلے میں بے معنی ہیں شر اسی راستے سے آتا ہے۔

تقدس۔ اللہ تعالیٰ نے حوروں کے تقدس میں سے عورت کو حصہ دیا ہے۔ اس تقدس کی قدر عورت کا فرض ہے۔ اس کی قدر کیسے ہو؟ نعمت کی قدر اس کی حفاظت سے ہوتی ہے کاش عورتیں ہمیشہ اپنے بلند مقام کو پہچانیں وہ حضرت فاطمۃ الزہرا اور حضرت مریم کے تقدس کی روشن مثالیں اپنے سامنے رکھیں اپنے آپ کو ایسی مقدس ہستیوں کے نقش قدم پر کریں جن کی چادریں فرشتوں کی جائے نماز ہیں۔

سالمیت۔ شخصیت کی سالمیت (Personality Integrity) انسانی کردار کا اہم ترین حصہ ہے۔ عورت کو اپنی شخصیت کی سالمیت کی حفاظت کرنی چاہیے۔ ان کی شخصیت کی سالمیت پردہ میں ہے۔ پردہ چادر کا ہو یا برقعہ کا بہت ہی برکت والی چیز ہے اس سے ان کی شخصیت کی انفرادیت قائم رہتی ہے۔ مغربی عورتیں مردوں سے گھل مل کر کیوں اپنے آپ کو اپنے بلند مقام سے نیچے لاتی ہیں؟ ہماری احمدی خواتین کا فرض ہے کہ ان کو پردہ کی جو نعمت ملی ہے دوسری عورتوں کو بھی اس نعمت سے آشنا کریں جو اس سے محروم ہیں

نسوانیت۔ عورت کی شان (Grace) ان کی نسوانیت میں ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے دی ہے۔ مغربی عورت نے اس نعمت کی قدر نہیں کی اور اسے کھو رہی ہے

دراصل نسوانیت ایک خوشبو ہے۔ خوشبو ڈھانپ کر نہ رکھی جائے تو اڑ جاتی ہے اللہ تعالیٰ نے عورت کو جو مقدس خوشبو دی ہے اس کا ڈھانپنا پردہ ہے۔ انشاء اللہ وہ وقت جلد آئے گا جب دنیا کی سعید فطرت عورتیں اس نعمت کی قدر کریں گی۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کا ذکرِ خیر

(مکرم مولوی عبدالمالک صاحب شاہد مبلغ مقیم انڈونیشیا)

حضرت قاضی محمد نذیر صاحب ان بزرگ ہستیوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنے زمانہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بے لوث خدمت کی ہے۔ آپ ایک انتھک اور بے مثال مبلغ تھے گو آپ سیالکوٹ کے رہنے والے تھے لیکن لائلپور میں بسلسلہ ملازمت مقیم رہنے کی وجہ سے لائلپوری مشہور ہو گئے۔

پاکستان بننے سے چھ سات سال قبل حضرت مصلح موعود کے ارشاد کے تحت نوکری چھوڑ کر قادیان تشریف لے گئے۔ وہاں مختلف اداروں میں کام کرنے کے بعد اور پاکستان بننے کے وقت مستقل طور پر جامعہ احمدیہ میں استاد مقرر ہو گئے تھے بعد میں جامعہ احمدیہ کے پرنسپل بن گئے اور پھر اصلاح وارشاد کے ناظر مقرر ہو گئے۔ اور اس کے بعد ناظر اشاعت کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہو کر خدمت بجا لاتے رہے۔

محترم قاضی صاحب مرحوم نے اپنے علوم کو اپنے تجربہ اور مطالعہ کے ذریعہ بہت ترقی دی تھی اور وہ علوم جو بچپن میں پڑھے تھے۔ ان کو ٹیچری کے زمانہ میں پختہ کیا اور تبلیغ اور مناظرہ کے ذریعہ سے روشن کیا اور پھر تصنیف کے ذریعہ سے مرتسم کیا اس طرح ان کے علوم میں بتدریج ترقی ہوئی۔ جوان کے عزم وہمت کو مضبوط سے مضبوط تر بناتی گئی۔ اور جوں جوں اپنی عمر آخری مراحل کی طرف آتے گئے زیادہ محنت اور توجہ سے کام شروع کر دیا۔ آپ اپنے کام میں ایسے منہمک ہوتے تھے کہ گھنٹوں بیٹھے لکھتے رہتے تھے۔ ان کے کام کو دیکھ کر بڑھاپے میں جوان ہمتی نظر آتی تھی۔

محترم قاضی صاحب نہایت روشن دماغ انسان تھے اور اپنے علم اور تجربہ کی بناء پر بلاشک فاضل اجل تھے۔ ان کو اس بات کی جستجو ہوتی تھی کہ ہر مسئلہ کی تہ تک پہنچیں اس لئے وہ ہر مسئلہ کا خوب مطالعہ کرتے۔

ان کو قرآن وحدیث کے بعد سیدنا حضرت اقدس ..... کی کتب پر بھی پورا عبور تھا ہر مسئلہ کے مالہٗ اور ماعلیہ پر خوب غور کرنے کے بعد اس کو بیان فرماتے اور آخر عمر میں تو ان کو اس امر پر یقین ہو گئے تھے کہ وہ جو بتا دیتے تھے کہ فلاں کتاب میں حضرت اقدس ..... نے اس مسئلہ کو بیان کیا ہے اور اس وقت مکرم سید عبدالحی صاحب کو آواز دیتے کہ شاہ جی ذرا اصل کتاب دیکھنا اس میں کیا لکھا ہے اور پھر حوالہ دیکھ کر اس کو پڑھ کر وضاحت فرماتے۔

مسئلہ ختم نبوت پر حضرت قاضی صاحب نے سیر حاصل بحث اور تحقیق کی ہے اور اس مسئلہ کے قریباً ہر پہلو کو بیان کیا ہے اور نئے نئے حوالے نکالے ہیں اور پھر ان حوالوں کو سیدنا حضرت اقدس ..... کے بیان فرمودہ ارشادات سے تطبیق دی۔ اس مسئلہ میں قاضی صاحب نے سعی مسلسل سے محنت شاقہ کی ہے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے

حضرت قاضی صاحب ایک ادیب ایک فقیہہ۔ ایک عالم۔ ایک مناظر ایک مصنف اور ایک مقرر ہی نہ تھے بلکہ منطق وفلسفہ سے بھی گہری دلچسپی رکھتے تھے بلکہ استاد مانے جاتے تھے اور وہ ان سب اوصاف کے علاوہ شاعر بھی تھے۔ ان کی شاعری سے مجھے ایک واقعہ بلکہ ایک لطیفہ یاد آگیا ہے جس میں فلسفہ کے ایک مسئلہ کو حل کرنے کا ذکر ہے

پاکستان بننے کے بعد ہمارا جامعہ احمدیہ پہلے چنیوٹ پھر احمد نگر آگیا تھا کچھ عرصہ کے بعد طلباء نے ایک مشاعرہ منعقد کیا۔ اور اس مشاعرہ کی "طرح" غالب کا یہ مصرعہ تھا کہ

"میری سادگی دیکھ کیا چاہتا ہوں"

حضرت قاضی صاحب کو مشاعرہ کا صدر مقرر کیا گیا اور بہت سے طالبعلموں نے نظمیں لکھیں۔ یہ ۴۸ء کی بات ہے۔ اس زمانہ میں احمد نگر میں کھانے پینے کی چیزیں نہیں ملتی تھیں اور یہ عاجز جامعہ احمدیہ کا "کاپی کیپر" (میس منیجر) تھا۔ میں نے بھی ان حالات پر ایک نظم لکھی جس کا ایک شعر یہ تھا۔

"میری سادگی دیکھ کیا چاہتا ہوں
کئی کمیری سے رہا چاہتا ہوں"

اس کو سن کر قاضی صاحب بہت ہنسے اور پھر اپنی نظم سنائی جس کا ایک شعر یہ تھا

میری سادگی دیکھ کیا چاہتا ہوں
صیوئی سے صورت جدا چاہتا ہوں

حضرت قاضی صاحب کی نظر یہاں بھی فلسفہ کے ایک پیچیدہ مسئلہ کے حل کرنے کی طرف گئی ہے کہ اگر صورت کو صیوئی سے علیحدہ کر دیا جائے تو اسکی کیا شکل ہو گی اس شعر میں حضرت قاضی صاحب نے اس مشکل مسئلہ کو نہایت سادگی سے حل کر دیا ہے۔ اور آج انہوں نے زندگی کی تمام منازل کو طے کر کے عملاً بتا دیا ہے کہ صیوئی سے صورت کس طرح جدا ہوتی ہے۔

جیسا کہ میں نے اوپر تحریر کیا ہے کہ حضرت قاضی صاحب بلا کے ذہین تھے اور اکثر حوالے ان کو زبانی یاد تھے یہ واقعہ جو میں نے اوپر بیان کیا ہے۔ یہ حضرت قاضی صاحب کو ۴۸ء سے اسی طرح یاد تھا۔ اور فوت ہونے سے کچھ عرصہ پہلے جب وہ ابھی دفتر میں آتے تھے۔ ایک دن میں ان کے دفتر کے آگے سے گذرا تو مجھے آواز دے کر فرمایا تمہیں وہ شعر یاد ہے کہ

کئی کمیری سے رہا چاہتا ہوں

میں نے جواب دیا کہ یاد ہے اس کے بعد مشاعرہ کا واقعہ بتایا اور پھر اپنی صیوئی سے صورت کی علیحدگی والی نظم سنائی۔

حضرت قاضی صاحب علمی لحاظ سے بڑے اونچے مقام پر تھے اور علمی سمندر میں جب وہ غوطہ زنی کرتے تھے تو خالی ہاتھ نہیں لوٹتے تھے بلکہ گوہر بدست نکلتے تھے قاضی صاحب نکتہ سنج بھی تھے اور نئے نئے نکتے پیش فرماتے تھے۔ ان کا وجود اس زمانہ میں بڑا قیمتی تھا وہ ایک منجھے ہوئے استاد اور عالم تھے جن کے دلائل نہایت وزنی ہوتے تھے۔ مشکل مسائل کے حل کے لئے ہر شخص کی نظر ان کی طرف اٹھتی تھی۔ اب بھی اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کھڑا کر دے گا جو ان کی جگہ لینے والے ہوں گے

اذا مات منا سید
قام سید

حضرت قاضی صاحب مرحوم اپنی گفتگو میں عام طور پر اور مناظرہ میں خاص طور پر الزام بالخصم کے قائل تھے وہ اپنے حریف کو پچھاڑنے کیلئے اسکی کمزوریوں پر گہری اور کڑی نظر رکھتے تھے۔ جہاں کہیں تھوڑا سا سقم نظر آیا اس کو موضوع بحث میں گھسیٹ کر لے آتے تھے اور پھر ایسے الزامی جواب دیتے تھے کہ مدمقابل کو راہ فرار اختیار کرنے میں ہی نجات نظر آتی تھی۔

محترم قاضی صاحب کا طرز استدلال انوکھا تھا اور اس کا [illegible] بعض بزرگوں نے [illegible] کے راستہ میں چپ [illegible] ہے کیونکہ حریف ندامت اور غصہ کے ملے جلے جذبات لے کر جاتا ہے جو چڑ پیدا کرتے ہیں بہرحال ہر شخص جس چیز کو پسند کرتا ہے اس کو وہ اختیار کر سکتا ہے۔

حضرت قاضی صاحب خشک ملاں نہیں تھے۔ جن کو دیکھ کر لوگ خوفزدہ ہو جائیں بلکہ وہ [illegible] اور مخول بھی لگاتے تھے۔ اور دوسروں کی باتوں میں دلچسپی بھی لیتے تھے۔ انکی طبیعت میں مزاح بھی تھا اور کبھی کبھی لطیفے سنا کر مجلس کو خوش کر دیتے تھے

جن دوستوں کو حضرت قاضی صاحب کو نزدیک سے دیکھنے کا موقعہ ملا ہے اور ان کی صحبت سے فیض [illegible] ہوئے۔ اور ان کے طرز استدلال کو [illegible] ہے وہ قاضی صاحب مرحوم کی مدلل گفتگو کے قائل ہیں اور اس گفتگو کی حلاوت [illegible] اب بھی محسوس کرتے ہوں گے

کسیکہ محرم راز [illegible] داند
کہ باوجود خزاں [illegible] یاسمین باقی است

اللہ تعالیٰ حضرت قاضی صاحب کے مقام کو بلند سے بلند کرے اور ان کو اپنے سایہ رحمت میں رکھے۔ ہر خوشہ جو خدمت دین کی ہے اس سے ان کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا اور لوگ ہمیشہ ان کے علم کلام سے مستفید ہوتے رہیں۔

حضرت اقدس .....
فرماتے ہیں
"وہ آدمی [illegible] جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا [illegible] اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں بلکہ کچھ [illegible] دنیا کے لئے"

ہر صاحب استطاعت
کو الفضل خریدنا چاہئے
(مدیر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

... ماہ اللہ ... کے زیر اہتمام

... روزہ تربیتی کلاس

تعلیم کے ... ایک پندرہ ... تعلیمی اور تربیتی ... اس کلاس ... شامل ہونے ... ادھیں موٹر ... دیا ہے ... لجنہ اماء اللہ ... لگائی جائے گی ... وہ سے تمام محلوں کی صدروں سے ... تمام طالبات ... خبر رکھ ... ترمیں بھجوا دیں ... میں شامل ہونے ... نصیب دیں ... ۸ تا ۱۲ بجے ... ہوا کرے گی ... کریم ناظرہ اور ... غازیات ... حدیث، چالیس ... آداب ... آداب مجلس ... ہر ایک تربیتی ... اس کلاس کے ... ساب میں شامل ہو ... گے۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

... بی بی صاحبہ بنت ... بدری کرم دین صاحب ... بھینی ... تسبیح سارے ... بے وفات پا گئیں ... انا للہ ... مرحومہ کی عمر ساٹھ ... تھی۔ مرحومہ ... صوم و صلوٰۃ ... ... تھیں۔ ... رشتوں کا خاص خیال رکھتی ... مرکز کی ہر آواز پر لبیک ... کے مطابق حصہ لیتی ... تین لڑکے ... ہیں ... ایک لڑکی ... شادی ہیں ... اللہ تعالیٰ مرحومہ ... جنت ... عطا فرمائے ... پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق ...

(چوہدری منیر احمد ... خدیجہ آباد ...)

... بی بی صاحبہ ... مارچ ... بروز ... فیصل آباد میں وفات پا گئیں۔ انا للہ ... راجعون ... تھیں۔ اس لئے اسی روز جنازہ ... جایا گیا۔ جہاں ... مبارک میں محترم مولانا ... ناظر اصلاح و ارشاد ... اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں ... تدفین کے بعد ... صاحب اظہر مربی سلسلہ نے دعا کرائی ... احباب دعا فرمائیں اللہ ... مرحومہ ... رضا کی جنت میں بلند مقام ... ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(شیخ غلام محمد خادم مسجد احمدیہ فیصل آباد شہر)

۳ ... چھوٹی ہمشیرہ صفیہ اعوان زوجہ عبدالحمید صاحب آف قطر مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۸۱ء کو ... بقضائے الٰہی ایک حادثہ میں شہید ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ... مرحومہ ... رہائش رکھتی تھیں۔ آجکل پاکستان آئی ہوئی تھیں۔ ۶ اپریل ۱۹۸۱ء کو بازار سے واپس آ رہی تھیں کہ راستہ ہی میں ایک موٹر سائیکل ... شدت سے ٹکر ماری جس کی وجہ سے وہ گر پڑیں اور سر پر چوٹ لگنے سے بے ہوش ہو گئیں۔ فوراً ہسپتال پہنچایا گیا۔ ڈاکٹروں کی کوشش کے باوجود ہوش نہ آیا۔ اور اگلے ہی روز وہ اپنے پیارے ... کے حضور حاضر ہو گئیں۔ ۸ اپریل کی صبح کو ... ربوہ ... جہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے عام قبرستان سے ... زمین ... میں آئی۔

مرحومہ ... وفات کا سب عزیزوں رشتہ داروں ... خاص ... مرحومہ کے خاوند تو اس صدمہ سے بہت نڈھال ہو چکے ہیں۔ مرحومہ نیک ... اور ... رشتہ داروں کے علاوہ غریبوں کا خاص خیال رکھتی تھیں۔ اپنی یادگار ... جو ابھی صرف دس سال کا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند ... میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(... اعوان دارالصدر غربی ربوہ)

شادی خانہ آبادی

۱۔ میری ... خالدہ ... عزیزم ... خادم ... معلم وقف ... مبلغ ... حق مہر ... فاضل ... ۲ ... بوقت ... کارخانہ ... یہ رشتہ ... مبارک ... آمین۔

۲۔ میرے ... عزیزم اور حسن ... کا نکاح ... ہمراہ ... کے ساتھ پڑھا ... عزیزہ کی برات ... ۸/۱۰ کو ربوہ ... ضلع ... اسی روز بخیریت ... واپس بوقت رات ... ۱۲/۱ بجے ... واپس آئی ... مورخہ ... ۱۰ ... مغربی ... اصحاب نے شرکت اور دعا کی۔

دعا ہے ... اس رشتہ کو ... مبارک کرے ... آمین۔

(منظور حسین ... انسپکٹر بیت ... صبح وقف)

ایک ضروری تصحیح

مجلس ... کتاب ... برائے انصار اللہ ... نوٹ کر لی جائے۔

۱۔ ص ۱۹۴ پر حضرت ... کی وفات ... لکھی گئی ہے ... درست نہیں ... وفات ... ہوئی۔

... پر خلافت ... کے انتخاب کے ... قریباً ۱۲ ... بیعت ... کی تعداد ... بارہ ہوئی۔

(نائب ... تعلیم ... انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان برائے موصیان کرام

کئی موصی صاحبان خط و کتابت کرتے وقت ... پتا نام لکھتے ہیں اور وصیت نمبر نہیں لکھتے۔ ایک نام کے کئی افراد ہوتے ہیں۔ اس لئے ایسے خطوط کا جواب نہیں دیا جا سکتا۔ تمام موصی حضرات سے گزارش ہے کہ وصیت نمبر ضرور لکھا کریں تاکہ جواب دیا جا سکے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اعلانات شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

(۱) مرکزی امتحانات انشاء اللہ العزیز ۵ جون ۱۹۸۱ء بروز جمعۃ المبارک منعقد ہوں گے۔

۲۔ ... مئی کے مطالعہ کی کتاب "القرآن قدسی" ہے اور ماہ جون کے مطالعہ کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" ہے۔

۳۔ مرکزی مقالہ بعنوان جنگ موتہ و غزوہ تبوک۔

حجم: ۔ دس ہزار الفاظ۔

اول انعام: ۔ ۷۰۰/- روپے ، دوم: ۔ ۵۰۰/- روپے

سوم: ۔ ۳۰۰/- روپے

آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۸۱ء۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۶)

یکم [illegible] ۱۹۸۰ء تا [illegible] جنوری ۱۹۸۱ء

مبارک احمد پراچہ صاحب	اسلام آباد	۰۰ —	۳۰
ڈاکٹر عارف رانا صاحب	"	۰۰ —	[illegible]
نسیم الرحمٰن صاحب	"	۰۰ —	۲۵
اللہ [illegible] صاحب باجوہ	ایبٹ آباد	۰۰ —	۲۰
کرنل چراغ دین صاحب	"	۰۰ —	[illegible]
صاحبزادہ عبدالرشید صاحب	"	۰۰ —	۵۰
عبداللہ جان صاحب	"	۰۰ —	[illegible]
محمد رفیق صاحب سواتی	"	۰۰ —	[illegible]
عبدالحمید جاوید صاحب سیکرٹری مال [illegible] ضلع بدین		۰۰ —	[illegible]
سلیم احمد صاحب کھوسکی	"	۰۰ —	۲۵
لئیق احمد صاحب	بنوں	۰۰ —	[illegible]
چوہدری عبدالمجید صاحب سیکرٹری مال	بہاولپور	۰۰ —	۵۰
صابرہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک کریم بخش صاحب	"	۰۰ —	[illegible]
سیکرٹری مال صاحب	بہاولپور صیانتی	۰۰ —	[illegible]
حکیم محمد افضل صاحب	اوچ شریف ضلع بہاولپور	۰۰ —	۱۰
رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ عبدالوہاب خان صاحب اوچ شریف	"	۰۰ —	۲۰
شریف احمد صاحب چک [illegible] ڈی این بی	" "	۰۰ —	۲۰
سیٹھی احسان الحق صاحب سیٹھی سیشن جج	بہاولنگر	۰۰ —	۱۰۰
چوہدری خالد لطیف صاحب	"	۰۰ —	۲۰
رانا محمد خان صاحب	"	۰۰ —	۷۵
شیخ کریم الدین صاحب		۰۰ —	۶۰
ڈاکٹر محمد رفیق صاحب	فورٹ عباس ضلع "	۰۰ —	۶۰
محمد صدیق صاحب بنام والدہ صاحبہ	" " "	۰۰ —	[illegible]
چوہدری نذیر احمد صاحب	چک [illegible] آر " "	۰۰ —	۳۰
حاجی وزیر خان صاحب	" [illegible] " "	۰۰ —	۱۱
غلام حیدر صاحب مالی	" [illegible] آر " "	۰۰ —	۵۰
محمد سلیم صاحب سلیم میڈیکل سٹور	مردٹ " "	۰۰ —	۸۰
غلام محمد صاحب	چک [illegible] " "	۰۰ —	۵۰
امۃ الحفیظ صاحبہ	چارسدہ " پشاور	۰۰ —	۴۰
ساجدہ رحمٰن صاحبہ	"	۰۰ —	۱۰۰
بیگم صاحبہ میجر خلیفہ عبدالحفیظ صاحب	"	۰۰ —	۵۰
شمیم شریف صاحبہ	"	۰۰ —	۵۰
محمود احمد صاحب مرحوم	صدر "	۰۰ —	۱۰
[illegible] محمود صاحبہ	"	۰۰ —	۱۰
[illegible] احمد خان صاحب	"	۰۰ —	۱۰
طارق محمود خان صاحب	"	۰۰ —	۳۰
محمودہ بیگم صاحبہ	"	۰۰ —	۲۵
امۃ اللہ صاحبہ	"	۰۰ —	۱۰
منیرہ ربانی صاحبہ	"	۰۰ —	۵۰

(باقی)

قرارداد تعزیت

مکرم طاہر محمود صاحب قائد [illegible] خدام الاحمدیہ [illegible] عطا محمد صاحب [illegible] ۸۱ء [illegible] سال [illegible] ۹ [illegible] کرا [illegible] خدام الاحمدیہ [illegible] قصور کے [illegible] مسجد احمدیہ [illegible] منعقد ہوئی [illegible] ذیل قرار [illegible] گئی۔

" مجلس [illegible] احمدیہ [illegible] اجلاس قائد ضلع قصور کے والد [illegible] کی وفات پر [illegible] ہے اور [illegible] کے حضور [illegible] دعا ہے [illegible] اور وہ ان کی [illegible] یوں کو معاف [illegible] کی چادر [illegible] کو بخش کر وہ [illegible] والد [illegible] اور دے [illegible] توفیق عطا فرمائے [illegible]

(ہم ہیں [illegible] مجلس ہائے [illegible]

درخواست دعا

۱- خاکسار کی بہن محترمہ [illegible] بیمار چلی آ [illegible] پھر کوئی نہ کوئی بیماری حملہ کر [illegible] سخت کمر [illegible] کہ اللہ تعالیٰ [illegible] عطا فرمائے [illegible] آمین۔

(صوبہ [illegible]

۲- مکرم برادر محمد یوسف صاحب [illegible] کی ہڈی گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے جس کی [illegible] احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم انہیں اپنے فضل [illegible]

(صوفی نذیر احمد [illegible]

۳- مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب کا پوتا [illegible] صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب نے فضل عمر [illegible] ہوا [illegible] ہیں کرام سے دعا کی درخواست ہے [illegible] محفوظ رکھتے ہوئے جلد [illegible] مکمل صحت [illegible] مکرم خواجہ صاحب خدمت [illegible] کا خاصہ جذبہ [illegible] دعاؤں کے مستحق ہیں۔

۴- مکرم چوہدری فضل دین صاحب تاجر گولہ [illegible] اس نیک خیال کے تحت ادا فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ [illegible] فرمائے جو انسان سے غیر شعوری طور پر [illegible] کرام سے دعا کی درخواست [illegible] کہ اللہ تعالیٰ [illegible] ان کے دین و دنیا کو خوشگوار بنا دے اور [illegible] دین کا خادم بنائے۔ آمین

۵- ندوی کی بڑی بہو رشیدہ بیگم کا بھائی [illegible] بنوں کا [illegible] بعارضہ قلب بیمار ہے۔ احباب دعا فرما [illegible] عاجل شفا فرمائے آمین۔ (زین العابدین [illegible]

۶- خاکسار کے ماموں محترم [illegible] صاحب بہادر [illegible] عرصہ سے بیمار چلے آ [illegible] کمزوری کا [illegible] کامل و عاجل شفا دیا [illegible] درخواست [illegible]

(دوست [illegible] محمد [illegible] فضل

۷- میرے ایک مخلص دوست چوہدری محمد امین صاحب کے بھائی کی آنکھ [illegible] دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکی بصارت کو بحال فرمائے اور کسی قسم کی تکلیف [illegible] نہ ہو۔

(میاں [illegible] احمد [illegible] ٹرانسپورٹ [illegible] بہاولپور [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(سنگِ بنیاد - بقیہ صفحہ اوّل)

کا نام لیا۔ اس پر محترم محمد احمد صاحب نے اینٹ رکھی اس کے بعد حضور کے ارشاد کے بموجب محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ نے اینٹ رکھنا تھی۔ لیکن آپ دورہ پر ربوہ سے باہر گئے ہوئے تھے۔ اس لئے آپ اس میں حصہ نہ لے سکے۔ جملہ احباب کے اینٹیں رکھنے کے دوران حضور ایدہ اللہ بنیاد میں ہی کھڑے رہے۔ اور جب تمام احباب اینٹیں رکھ چکے تو حضور ایدہ اللہ نے بنیاد میں کھڑے کھڑے دعا کروائی۔ یہ اس تقریب میں کی جانے والی تیسری دعا تھی۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہہ کر ۶ بجکر ۲۵ منٹ پر واپس تشریف لے گئے۔

حضور کے تشریف لے جانے کے بعد نظامت جائیداد کی طرف سے احباب میں اس خوشی کے موقعہ پر لڈو تقسیم کئے گئے۔ یاد رہے کہ یہ عمارت نظامت جائداد صدر انجمن احمدیہ تعمیر کرا رہی ہے۔ اس موقعہ پر ایک بکرا بھی بطور صدقہ ذبح کیا گیا۔

عمارت کی تفصیل

دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی مجوزہ عمارت دو منزلہ ہوگی۔ یہ قریباً دو کنال چار مرلہ زمین پر تعمیر کی جا رہی ہے۔ اس جگہ پر پرانی عمارت واقع تھی جس کو بوسیدہ ہونے کی وجہ سے گرا دیا گیا ہے۔ اس کا کل تعمیر ہونے والا ۱۹۲۸۴ فٹ ہے۔ جس میں گراؤنڈ فلور کے ۹۹۴۲ فٹ اور پہلے فلور کے ۹۶۴۲ فٹ شامل ہیں۔

گراؤنڈ فلور پر چار ہال ہوں گے دو بڑے اور دو چھوٹے۔ دونوں بڑے ہالوں میں سے ہر ایک میں ساڑھے تین سو افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہوگی۔ جبکہ دونوں چھوٹے ہالوں میں سے ہر ایک میں ایک سو بیس افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہوگی۔ اس کے علاوہ اس فلور میں بیت الخلاء وغیرہ ہوں گے۔

پہلے فلور میں حضور ایدہ اللہ کا دفتر ہوگا۔ اور پرائیویٹ سیکرٹری کا عملہ بیٹھے گا۔ اس میں سات کمرے ۔ ٹائلٹ کے ہوں گے جن میں دو بڑے ٹائلٹ کمرے بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ دو علیحدہ علیحدہ ویٹنگ ہال مردوں اور خواتین کے لئے ہوں گے

مکرم مختار احمد صاحب دہلوی (راولپنڈی) وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ مکرم مختار احمد صاحب دہلوی ۱۷-۱۸ اپریل ۱۹۸۱ء (جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات ۳ بجے کے قریب) راولپنڈی میں بعمر ۵۳ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم ۲۹ مارچ ۱۹۸۱ء کو بعارضہ فالج بیمار ہوئے تھے۔ ہر ممکن علاج کے باوجود آپ جانبر نہ ہو سکے اور ۲۰ روز بیمار رہنے کے بعد اللہ کو پیارے ہوئے۔

ان کے اعزہ ان کا جنازہ ۱۸ اپریل کی شام بذریعہ ویگن راولپنڈی سے ربوہ لائے۔ اسی روز حضور کی زیر ہدایت محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولوی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) نے دعا کرائی۔ نماز جنازہ اور تدفین میں جماعت احمدیہ راولپنڈی کے نمائندے مکرم ملک محمد شریف صاحب اور اعزہ کے علاوہ مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

مکرم مختار احمد صاحب دہلوی، حضرت بابو اعجاز حسین صاحب مرحوم سابق امیر جماعت دہلی کے پوتے، محترم بابو نذیر احمد صاحب مرحوم سابق امیر جماعت دہلی کے فرزند اور حضرت محمد حسن احسان دہلوی مرحوم کے داماد تھے۔ اور قیام پاکستان کے بعد سے راولپنڈی میں رہائش پذیر تھے۔ ایک مخلص اور فدائی خاندان کے چشم و چراغ ہونے کے علاوہ خود بھی بہت مخلص حسب استعداد جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے اور مشکلات و مصائب میں دوسروں کے کام آنے والے تھے۔ مرحوم نے چار بیٹیاں اور دو فرزند اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ جو سب زیر تعلیم ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ نیز مرحوم کی اہلیہ اور بچوں نیز بہنوں بھائیوں اور دیگر اعزہ کو صبر جمیل کی توفیق دے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر اور کفیل ہو آمین

(مسعود احمد دہلوی ۳۸/۱۹ دارالرحمت غربی ربوہ)

ریلوے سٹیشن سے قریب بازار سے قریب مسجد اقصیٰ سے قریب میٹھا پانی ہر قسم کے جھگڑوں اور حق شفع سے پاک۔ ان خوبیوں کے حامل

دارالفتوح

کے جی بلاک کی سیل تیزی سے جاری ہے۔ پہلے آئیے اور اپنی پسند کا پلاٹ خریدیئے

نیز اندرون ربوہ اور مضافات ربوہ میں جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے اپنے قابل اعتماد ادارہ کی مخلصانہ خدمات حاصل کریں۔

آپ کا خادم
چوہدری محمد صدیق

فون دفتر ۶۴۰ — فون گھر ۵۴۰

فضل عمر پراپرٹی ڈیلرز
نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعل بے بہا کے سامنے — درثمین

حضرت خامس الدین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"جوبلی سکیم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے بڑے منصوبے ذہن میں ڈالے ہیں۔ کئی مساجد تعمیر شروع ہو گئی ہیں۔ قرطبہ میں مسجد بننی شروع ہو گئی ہے۔ اس سکیم کے تحت بہت سی کتب بھی شائع ہوئی ہیں۔ دیباچہ تفسیر القرآن کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ شائع ہو گیا ہے۔ اس میں سے بہت سے مضامین علیحدہ نکال کر چھاپے جا سکتے ہیں۔

ESSENCE OF ISLAM.

کی دوسری جلد شائع ہو رہی ہے۔"

احباب کرام! غلبۂ اسلام کے لئے مساعی میں جوں جوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وسعت پیدا ہو رہی ہے، ہماری ذمہ داریاں بڑھ رہی ہیں۔ یہ سب کام آپ سے مالی قربانی چاہتے ہیں۔ اپنے قدم اور آگے بڑھائیے۔ اور صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط تر بنائیے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

اخبار الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

چمپا کریم
چہرے کی خوبصورتی
دواخانہ گوجرانوالہ